سوال

(172) وضوء و غسل کے بعد اعضاء کا خشک کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وضوء و غسل کے بعد تولیے کا استعمال کرنا اور اعضاء کا خشک کرنا جائز ہے؟ انحوکم اور نگزیب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضوء و غسل کے بعد تولیے کا استعمال کرنا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں لیکن علماء کرام رحمہ اللہ علیہ نے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا استعمال منقول ہے؟ -

تو امام ابن قیم رحمہ اللہ زاد المیعاد (68/1) میں کہتے ہیں : " نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کے بعد اعضاء خشک کرنے کی عادت نہ تھی اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی حدیث صحیح ثابت ہے آپ سے اس کے خلاف ثابت ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث : "کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا جس سے وضوء کے بعد آپ خشک کیا کرتے تھے" -

اور معاذ بن جبل عنہ رضی اللہ کی حدیث "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا آپ نے کپڑے کے کنارے سے منہ پونچھ لیا" - یہ دونوں حدیثیں ضعیف اور احتجاج کے قابل نہیں- پہلی حدیث میں سلیمان بن ارقم متروک ہے، اور دوسری حدیث میں الافریقی ضعیف ہے - امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی صحیح ثابت نہیں -

ابوداوَد نے اپنی سنن (37/1) میں کہا ہے "اعمش نے کہا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا : "صحابہ تولیے کا استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن اس عادت کو مکروہ سمجھتے تھے -

میں کہتا ہوں : کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بکثرت آئی ہیں کہ آپ (اپنے آپ کو خشک نہیں کرتے تھے جیسے کہ اسکی طرف امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اشارہ کیا -

پہلی حدیث : میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں : آپ نے اپنے بدن پر پانی بہایا پھر نہانے کی جگہ سے ہٹ کر اپنے قدم دھوئے میں نے آپ کو کپڑا پکڑایا آپ نے کپڑا نہیں لیا اور ہاتھوں سے پانی جھاڑتے ہوئے چلدئے -(بخاری 40/1)(مسلم : 147/1)(المشکاة 48/1)

دوسری حدیث : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اقامت ہو چکی تھی اور صفیں برابر ہو چکی تھیں یہاں تک کہ آپ اپنی جگہ

کھڑے ہوگئے اور ہم آپ کی تکبیر کے انتظار میں تھے آپ نے فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہو تو ہم اپنی حالت پر رہے یہاں تک کہ آپ نکلے آپ سر سے پانی جھاڑ رہے تھے۔
بخاری(89/1) مسلم(220/1)ابوداؤد(35/1)

تیسری حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اسمیں ہے، کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: نماز-عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گویا کہ میں آپکی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ نے سر کے ایک طرف ہاتھ رکھا ہوا تھا-فرمایا: "اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی تو انہیں حکم دیتا کہ اس نماز کو ایسے پڑھیں-الحدیث۔ (مسلم 229/1)

لیکن مبارکپوری رحمۃ اللہ تحفۃ الاحوذی (57/1) میں فرماتے ہیں: "اور وضوء کے بعد خشک کرنے کی احادیث ذکر کیں یہ احادیث سب ضعیف ہیں سوائے ابومریم کی حدیث جو کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں۔

عینی کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام نسائی رحمۃ اللہ نے "الکنی" میںبسند صحیح نکالی ہے، اگرچہ مجھے امام نسائی کی "الکنی" نہ مل سکی۔ پھر کہا: ابن منذر رحمۃ اللہ کہتے ہیں وضوء کے بعد تولیے کا استعمال عثمان، حسن بن علی، انس، بشیر بن مسعود نے کیا ہے اور حسن، ابن سیرین، علقمہ، الاسود، مسروق اور ضحاک نے اسکی رخصت دی ہے۔ امام مالک، احمد، ثوری، اسحاق اور اصحاب رائے اسکے استعمال میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔ راجع قول میرے نزدیک تنشیف کا جواز ہے-

شیخ البانی رحمۃ اللہ نے صحیحہ (133/5) برقم (2099) کہا ہے: "عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں آپکا کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ساتھ وضوء کے بعد منہ ہاتھ خشک کرتے تھے حدیث کا تمام سندیں ملا کر حسن ہے اور وہ تمام سندیں ذکر کی ہیں-اس بیان سے ثابت ہوا کہ دونوں کام جائز ہیں اور زیادہ محبوب میرے نزدیک خشک کرنا جائز سمجھتے ہوئے خشک نہ کرنا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص387

محدث فتویٰ